ڈاکٹر سبینہ اویس اعوان

لیکچرار، شعبہ اردو

گورنمنٹ پو ٹ / یجو$ کالج،، ائے خواتین، سیالکوٹ

احمد+ یم قاسمی کی نعتیہ شاعری: چند جہتیں

Many famous poets wrote Hymns and Naats. One of to those eminent poets, Ahmad NadeemQasmi,also wrote a lot of Naats such as "Jammal". In fact, his collection namedas "Jammal" has prominent dimensions. His way of narration is quite simple and alluring. Through this article, an effort is made to introduce his awesome Naatiapoetry and his unique style.Despite his 'progressive' tendencies,he had deep religious affiliations.Through his captivating Naats, we can observe the feelings and sensitivity of him. He had used simple but rhythmic language to allure the hearts of the lovers of Hazrat Mohammad (P.B.U.H). Thus his way of narration created a beautiful atmosphere for the readers. In fact, he did not use hyperbole or exaggeration. Instead of this, he had adopted a moderate way. He had depicted the immense qualities of our Holy Prophet (P.B.U.H) in a sublime way.

Æ گوئی کے فن کو عظیم اور مشکل" ین صنفِ سخن کہا جا* ہے۔اس لیے کہ حمد و Æ کی سرحدیں ا- دُوسرے سے اس طرح مِلی ہوئی ہیں کہ شاعر کی معمولی سی لغزش اسے Æ کی حدود سے حمد اور منقبت کی حدود میں داخل کر سکتی ہے۔ Æ نگاری کا موضوع وسیع اور عظیم ہے اس لیے کہ اس کا تعلق د* کی عظیم شخصیت اور محسنِ M K کی مدح کر* ہے جس کے ذاتی و صفاتی مرا$ اتنے ارفع ہیں کہ اللہ رب العزت نے خود ان کی مدح فرمائی۔ اور اپنے بندوں کو ان کی توصیف کا حکم ڈ*ی۔ چناں چہ آں حضرت محمدؐ کی ذاتِ/ امی خود اپنے خالق کی ممدوح ہے ایسے ممدوح کے متعلق کچھ عرض کر* انتہائی مشکل ہے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

> یہی وہ مشکل ہے جس کے L کہا جا* ہے کہ . # "- کوئی شخص شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ توحید و رسا " اور عبودی$ کے* زک رشتوں کو پوری طرح نہ سمجھتا ہو اور اپنے .*ت و افکار اور عقا+ و خیالات کے اظہار میں ان رشتوں میں کامل ہم آہنگی نہ پیدا کر سکتا ہو وہ قادرالکلامی اور غیر معمولی طباعی کے*. وصف Æ گوئی کے منصب سے حقیقی معنوں میں عہدہ.. آ نہیں ہوسکتا۔[1]

Æ گوئی ا- مشکل فن ہے اور عبادت بھی۔فن کے لیے جس ڑ*ضت کی ضرورت ہوتی ہے وہی ڑ*ضت اس صنفِ سخن کے لیے بھی*/ ، ی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر شعرا شعر گوئی کا آغاز غزل، Ä، قطعہ* ڑ*ی سے کرتے ہیں لیکن . # اُن کی فنی ڑ*ضت انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو وہ Æ گوئی کی جا$ مائل ہوتے ہیں۔ احمد+ یم قاسمی نے بھی شعر گوئی کا آغاز Ä سے کِیا اور . # اُن کا ارتقائی فن" قی کی منازل طے کر* ہوا اس مقام، پہنچH جہاں فن عبادت کا درجہ اختیار کر 8 ہے تو پھر اُنھوں نے Æ گوئی

کا دامن تھاما کہ احمد+ یم قاسمی کی شاعری موضوعاتی اور ہیئتی سطح پر مختلف رنگوں میں جلوہ ا ہوتی ہے مثلاً ا یہ طرف حمد و Æ کے رنگ ہیں تو دوسری جان$ غزل کی وسیع و عریض د*۔ جس میں عشق و محبت کے آفاقی ۔ بے کے ساتھ +ن گی کے دوسرے موضوعات بھی اُبھرتے ہیں کہیں نظمیں موجود ہیں جن میں شگفتگی اور رعنائی Ã آتی ہے اور کہیں قصائد+ ، مرثیے اور سلام سے دلی .*ت کا اظہار ملتا ہے 1+ یم کے صوفیانہ اور عارفانہ مزاج کی جمانی ان کی Æ سے ہوتی ہے وہ ا یہ زود گو اور قادرالکلام شاعر تھے ان کی نعتیہ شاعری کا مجموعہ ''جمال'' کے م سے اگست ۲۰۰۰ء میں منظرِ عام پر آ یہ۔''جمال'' ا یہ ایسے شاعر کی نعتوں کا مجموعہ ہے جو مقامِ عبد$ سے آشنا ہونے کے ساتھ ۔ بے کے وفور سے بھی واقف ہے۔

آں حضورؐ کی تشریف آوری سے قبل پوری کائنات شبِ دیجور کا ہولناک منظر پیش کر رہی تھی 1 آپؐ جلوہ ا ہوئے تو ایسی پُرنور صبح کا آغاز ہوا جس کے اُجالوں سے .م ہستی+ روشنی کشید کرتی رہے گی۔ نبی آ الزماںؐ کی بعثت سے جو انقلاب آ یہ اس نے ہر قسم کی ائی کا قلع قمع کر د یہ، مصلحت اور منافقت کی زنجیریں ٹوٹ گئیں: ظلم و جبر، فرسودگی اور دورِ جاہلیت کا خاتمہ ہوا۔ غر*، مساکین اور کمزوروں کے توا اجسام میں ایمان کی روح پھو۔ کر قوتِ حیات بخشی گئی۔ عورت نے عظمت* پ ئی اور دُختر کشی کا سدِ *ب ہوا۔ غرض مصیبت کے+ ھیروں میں چمکتے ہوئے انقلاب کی آمد اور اس کی** بنیوں سے د* کے گوشے گوشے میں پھیلے اُجالوں اور خوشبوؤں کا ذِکر عمدہ+ از میں کِیا ہے:

اِمتیازات مٹانے کے لیے آپؐ آئے
ظلم کی آگ بجھانے کے لئے آپؐ آئے
آدمیّت سے تھا محروم گلستانِ حیات
اور یہ پھول کھلانے کے لیے آپؐ آئے
قیصر$ تھی اُدھر اور اِدھر اصنام ا ی
ان فصیلوں کو ا انے کے لیے آپؐ آئے[۲]

شاعر ۔ بے کے وفور سے بھی آشنا ہے اور آپؐ کی بنی نوعِ Ki ن پر نوازشوں سے بھی مغلوب ہے اس لیے وہ د ۔ بہ دُعا ہے:

قطرہ مانگے جو کوئی اُسے د* دے دے
مجھ کو کچھ اور نہ دے ، اپنی تمنا دے دے
وہ جو آسودگی چاہیں ، اُنھیں آسودہ کر
بے قراری کی لطافت مجھے تنہا دے دے[۳]

+ یم* ریخِ اسلامی پر بھی دسترس ر p تھے انہوں نے اپنے علمی کمالات سے Æ کے فطری جمال کو بوجھل نہیں ہونے د یہ بل کہ ان کی+ و ۔ نہا$ سادگی وسلا ۔ کے ساتھ احسا ِت مصطفیؐ کا+ کرہ بھی کِیا ہے:

کافر کو بھی شعورِ وجودِ : ا د یہ
اُس نے تو د ۔ کو بھی گلستاں بنا د یہ

....

Đت کے بُت کدے سے نکالے صنم تمام
اور طاق ,پ پاغِ محبت جلا ݣیٖ

....

جو جاہلیتوں کی فضا میں پلے ,ڑھے
اُن کو بھی +ذگی کا سلیقہ سکھا ݣیٖ

+ ایم نے حضورؐ کی حیاتِ مبارکہ اور سیرت کو جوشِ عقیدت اور قوتِ متخیلہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ علاوہ ازیں ان نعتوں میں حقائق و معارف کے پہلو بہ پہلو نبی کریمؐ کے حسن و جمال، عادات و خصائل، شمائل و فضائل اور معجزات کا بیان بھی موجود ہے۔

میرا کمالِ فن ، ,ـ ے حُسنِ کلام کا غلام
*ت تھی جاں فزا ,ـ ی ، لہجہ تھا دِل ݣ تیرا

....

اے مرے شاہِ شرق و غرب *ٰنِ جویں غذا ,ـ ی
اے مرے بوݣیٖ نشیں ! سارا جہاں گدا ,ـ ا

....

جمال! دل ,ـ ا، آئینہ مثال!
تجھ کو ,ـ ے عدو نے بھی دیکھا ، تو ہوH ,ـ ا[۴]

حضورݣ پ کؐ ایسی عظیم ہستی ہیں جو خالق و مخلوق کو بیک وقت محبوب ہے۔ یہ عظیم الشان ہستی خالق اور محبوب کے مابین نقطۂ اتصال کا درجہ رb ہے۔ اس ہستی کا مسلمانوں کے دل و دماغ پر ایسا راج ہے کہ ان کے ذِکرِ جمیل کے لیے میلاد کروائے جاتے ہیں اور محبت کا ایسا عالم ہے کہ اُن کا* م نوکِ ݣ ب پر آتے ہی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ آپؐ عالمِ M K میں کامل اور بے مثال ہیں۔ روزِ ازل سے دورِ حاضر- اس ہستی کی نظیر نہیں ملتی۔ آپؐ ہی وجہ تخلیقِ کائنات ہیں + ایم ان تمام امور کو منفرد رَ- و آہنگ کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

اس : ا سے مجھے کیسے ہو مجالِ انکار
جس کے شہ *رۂ تخلیق کا عنوان تُو ہے

....

تیرے دم سے ہمیں عرفانِ : ا+ 5
نوعِ Kں پہ : ا+ کا احساں تُو ہے

....

تیرا کردار ہے احکامِ : ا کی *G
چلتا پھر* ، Ã *ـ ہوا قرآں تُو ہے[۵]

حافظ لدھیانوی لکھتے ہیں:

''+ یم صا # حضورؐ کی تعلیمات کو Ki نی ارتقا، دِین کا منشور اور وقارِ Ki نی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان کے ہر قول اور ہر عمل کو رہنمائے عالم Ki M تصور کرتے ہیں، ان کے نقش کف* پ کو چ اغِ ہدا$ خیال کرتے ہیں، ان کا ایمان ہے کہ اگر Ki ن حضورؐ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے تو سارا خلفشار مٹ جائے، .. ی کا جنوں ختم ہو جائے، مساواتِ Ki نی کا شعور پیدا ہو، رنگ و ± کا امتیاز مٹ جائے اور د* امن وسکون کا گہوارہ بن جائے''۔[۶]

اوصافِ محمدؐ کے بیان میں + یم کا بہ بھی صادق ہے اور م و احتیاط کی* پ سداری بھی موجود ہے۔ الفاظ کی بے ساختگی، + ازِ بیاں کی شیفتگی اور ان کے لہجہ کی مٹھاس شاعر کے صدقِ .* ت کی عکاس ہے ۔ + یم آپؐ کی ثناخوانی کرتے ہوئے بہتر سے بہترین الفاظ کی جستجو میں رہتے ہیں + یم کی شاعری علم وفکر کے ساتھ ساتھ شاعر کے .* تِ محبت کا ارتعاش والتہاب بھی ہے۔ وہ اس امر پر والہانہ یقین رp ہیں کہ آنحضرتؐ کی ذاتِ گرامی کائنات میں بے نظیر ہے ان کی نعتیہ شاعری شگفتگی اور دل آو ی کی حامل ہونے کے ساتھ ساتھ قار M کو مسحور بھی کرتی ہے:

عالم کی ابتدا بھی ہے تو ، انتہا بھی تو
کچھ ہے تُو ، 1 ہے کچھ اس کے سوا بھی تُو
تو اک بشر بھی اور : ا کا حبیب بھی
نورِ : ا بھی تُو ہے ، : ا کا پتا بھی تُو[۷]

+ یم کو احساس ہے کہ Æ کہتے ہوئے ان کے لفظ لفظ سے محبت اور دِلکشی ٹپک رہی ہے نہا$ رازداری سے بتاتے ہیں

ہے میرے لفظ لفظ میں گر حسن و دِلکشی
اس کا ہے راز ، مرا معیار آپؐ ہیں

+ یم کا دل حُبِ t ئی سے سرشار ہے۔ یہ Æ کی و انی سرمستی کو زادِ آ ت سمجھتے ہیں۔ ان کے نعتیہ اشعار سے یوں محسوس ہو* ہے کہ جیسے وہ فیضانِ خاص کے انوار اور رحمت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ خاور Ý ی لکھتے ہیں:

''یوں محسوس ہو* ہے شاعر آپؐ کی بے** یں رحمت کے ا-ا- اشارے کو بچشم خود دیکھ رہا ہے اور جہاں آپ کے لطف و کرم سے فیضیاب ہو رہا ہے وہاں ب و کیف کے عالم میں اپنا دامن *ز پھیلائے آپ کے دڑ رسے شفقت و رفعت کے گہر ہائے آب دار سمیٹنے کے لیے بے* ب بھی ہے''۔[۸]

+ یم رحمت اللعالمین کے اسمِ مبارک کو ش کی* ریکی میں ستارہ سمجھتے ہیں۔ شاعر غموں کی دُھوپ میں آپؐ کے سایہ دیوار میں آسودگی محسوس کرتے ہیں ۔ + یم نے اسمِ محمدؐ کو اپنے دل میں اس طرح * را ہے کہ ان کی دھڑکنوں میں شامل ہوH ہے وہ نبی * پ کؐ کو ہر دُکھ کا مداوا اور ہر درد کا چارا سمجھتے ہیں ۔ حافظ لدھیانوی کا خیال ہے کہ:

''+ یم ہر اُفتاد کے مداوا کے لیے حضورِ اکرمؐ کی ذاتِ گرامی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور انہی سے دردمندانہ لہجے

میں مسلمانِ عالم کی سربلندی کے لیے التجا کرتے ہیں''۔[۹]

+'یم کو یقین ہے کہ اگر ہمارے نالہ وشیون اور نعرہ صادق نے بارگاہِ رسولؐ تک رسائی حاصل کر لی تو تمام دکھ ختم ہو جا N گے وہ حضوؐر اکرم کو ما. اے الم سُناتے ہیں وہ دِل سوختہ اور . دوختہ افراد کی کہانی سُناتے ہوئے آپؐ سے ا« ف کے طلبگار ہیں:

قافلے نکلے ہیں ، قصدِ چمن آرائی ہے
یہ وہ Kں ہیں جو دل سوختہ ، . دوختہ ہیں

اور پھر نہایت بے بسی کے عالم میں یوں . گو یہ ہوتے ہیں:

آپ ہی قدر کریں ، آپ ہی ا« ف کریں
فقط احساس کی بیدار یں +وختہ ہیں
ان کے ہوںSں سے ,. ستے ہیں مساوات کے گیت
اور محلوں میں شہنشاہ ,. افروختہ ہیں[۱۰]

اے ایسے دور میں جہاں امن و آشتی کے بجائے استحصال اور قتل و غارت کا بازار گرم ہو۔ جمہوریت کے پردے میں آمریت کا دور ہو مادیت پرستی، دہشت گردی، نفسی نفسی *۱۰« فی اور دv رذائل اخلاق نے اپنے پر پھیلائے ہوں ایسی صورتِ حالات میں +'یم آپؐ سے امداد کے خواستگار ہوتے ہیں تو ان کے پیش Ã اُمتِ محمدی کو اطاعتِ رسولؐ کی طرف بلا* ہے وہ اپنی Æ کے ذریعے اُمت مسلمہ کو عشق رسولؐ کے پرچم تلے جمع کرنے کے خواہش مند ہیں* کہ Âم مصطفوی کا سویاا f ع ہو سکے اور مسلمان اپنا کھو یہ ہوا وقار دو بارہ حاصل کر سکیں۔

+'یم کا نعتیہ شاعری کی جانب$ متوجّہ ہونے کی دو وجوہ تھیں۔ اے خا+ انی پس منظر اور دوسرا عصر حاضر کا تقاضا۔ دورِ حاضر کے لا دِینی عہد میں . # کہ مسلم معاشرہ ستی شہرت اور دو ت کے جا* ؤ* جا* حصول کو . کچھ سمجھتا ہے اور دِین کی صالح اقدار و روا* یت کو اپنی کج فہمی کی+ و ت ماضی کا حصہ متصور کر* ہے ۔ ایسے صاحبِ فکر شخص کی ضرورت تھی جو ان اقدار و روا* یت کو ادب و شعر کا موضوع بنائے۔ دورِ حاضر میں ان* گفتہ بہ حالات وواقعات اور افراد کی عادات پر ان کا دل کُڑھتا ہے نہایت$ کرب سے کہتے ہیں:

آج Kن کی پہچان ہوئی ہے دُشوار
آج تقدیس کا معیار زر+ وزی ہے
آج تہذیب$ کے پردے میں ہے Kن کُشی
امن کے *م پہ + بیر جہاں سوزی ہے[۱۱]

+'یم نے حضوؐر کی شانِ اقدس میں جو اشعار موزوں کیے ہیں وہ اپنے عصر کی تصویر ہے۔ +'یم کے نعتیہ اشعار کے مطالعہ سے مترشح ہو* ہے کہ مسلمانوں کی خستہ حالی، بے توقیری، ذ ت و رسوائی اور* کامی ؤ* مرادی کا اصل با حضور اکرمؐ کی تعلیمات اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی سے ا اف ہے۔ دُ*وی اور مالی مفادات نے اُنھیں روحانی اقدار سے بے بہرہ کر دِ یہ ہے لہٰذا+ 'یم دِلسوزی کے + از میں آنحضرتؐ کی : مت میں فر* یہ دکناں ہیں:

ا ِ- *.ر اور بھی بطحا سے فلسطین میں آ
راستہ د~] ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا[۱۲]

+'یم کے دل میں محبت کی وہ لطیف اور* پکیزہ فضا موجود ہے جو د* وی مفادات سے مبرا ہے۔+'یم اس فضا کی,~ جمانی کرتے ہوئے حقیقت کا دامن نہیں چھوڑتے۔عقیدت مند اور حقیقت پسندی کی دل کش آمیزش نے اُن کے نعتیہ اشعار کو مؤثر اور پُرسوز بنا*ِ ہے۔

مَیں کہ راضی بہ رضاے رب ہوں
کوئی حسرت ہے تو حسرت اُن کی
مَیں کہ ہر حال میں ہوں شُکر بہ .
کوئی حا.# ہے تو حا.# اُن کی[۱۳]

حضوؐر سے محبت ہمارا سرمایہ حیات ہے یہی وہ نقدِ +! گی ہے جو ہر دو جہاں میں ذہنی آسودگی اور روحانی*. لیدگی کا ضامن ہے۔+'یم حیات و کائنات کی اس رمز سے بخوبی آگاہ ہیں۔اُنھوں نے اپنی Æ گوئی کی C دہی ·.بہ # رسولؐ,پہ رکھی ہے~ کہ وہ دونوں جہانوں میں کامیاب اور سرخ رو ٹھہریں۔اگر چہ+'یم نے حضوؐر کی ثنا گوئی کی لیکن جادۂ اعتدال سے*. ہر قدم نہیں رکھا۔ وہ *.رگاہِ رسا ~ کی عظمت اور جلا ~ کا بھرپور ادراک ر p ہیں عشق کا اظہار بھی *زمندانہ اور سلجھے# از میں کرتے ہیں۔ یہ عشق شاعر کو ا ِ- ,~ٹپ،لگن اور اضطرابی کیفیت سے دوچار کر~ ہے۔وہ ذِکرِ حبیب مصطفیؐ میں کھو جا~ ہے اور اس کے# رند+ گی کی شمع نبی آ ·الزماں,پہ,پہ وانہ وار رہونے کے لیے بے قرار ہوتی ہے۔+'یم کے کلام میں الفاظ کا نہ ِ و بم انہی داخلی کیفیات کی,~ جمانی کر~ ہے۔حافظ لدھیانوی لکھتے ہیں:

> ’’+ یم صا # کی نعتیہ شاعری فنی عروج کا مرقع ہی نہیں بلکہ آپؐ سے بے**یں محبت کا خوب صورت اظہار ہے۔ Æ کے لیے جن لوازمات کا ہو* ضروری ہے وہ انتہائی آب و~ب کے ساتھ+ یم صا # کی نعتیہ شاعری میں موجود ہیں...... وہ مدحتِ مصطفیٰ میں انتہائی احتیاط سے کام e ہیں۔ یہ*.سِ ادب کا پہلو اُن کی نعتیہ شاعری کا U یں حصہ ہے‘‘۔[۱۴]

+'یم کا نعتیہ کلام نبی آ ·الزماں کے حضور شاعر کے ·.بہ عزت و احترام اور محبت و الفت کی غمازی کر~ ہے اور شاعر کی عقیدت و محبت کا,پہ تو Æ کے ہر شعر میں . ¤ ہے۔

میری پہچان ہے سیرت اُن کی
میرا ایماں ! ہے محبت اُن کی
Æ میری ہے اشارہ اُن کا
پھول میرے ہیں تو نکہت اُن کی[۱۵]

+'یم نے اپنی Æ کو عشق رسولؐ کے شدی+ اور سچے ·.بوں میں ڈھالا ہے+'یم کی Æ ا ِ- ایسے دل کی آواز ہے جو محبت سے

آشنا ہے ان کے نعتیہ اشعار میں سرکارِ دو عالم کے ساتھ عشق کا وہ ارفع مقام بھی آ* ہے جہاں دل کی دھڑکنوں میں دماغ کا ردھم اور سلیقہ Ã آ* ہے اور دوسری جا$ دماغ کے نہاں خانوں -- دل کی وارفتگی اور شیفتگی کے آ* ر بھی اُبھرتے ہیں۔ سرکارِ دو عالمؐ کی ذاتِ *. -- کے ساتھ عشق اور تعلق کی یہ مثال قابلِ ستایش ہے۔ ڈاکٹر ņ احمد احمد+ یم قاسمی کی Æ گوئی کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

احمد+ یم قاسمی کی نعتیں عشق و محبت، ذوق وشوق اور وارفتگیِ فکر کے ساتھ ساتھ اُن کا ا- اہم ادبی حوالہ بھی ہیں۔[16]

احمد+ یم قاسمی کے *. طن میں درِ مصطفیٰ . حاضری کی شد+ تمنا موجود تھی جوں ہی معاشی حالات سازگار ہوئے تو اُنھوں نے گنبد خضرا اور خانہ کعبہ کے سایے میں پہنچنے میں* خیر نہ کی کیوں کہ د* وی وسائل اور . بہ صادق اکٹھے مِل جا N تو درِ مصطفیٰ کے +د ار کی تمنا تشنہ نہیں رہ سکتی۔+ یم کو حج M. اللہ کی سعادت ۱۹۸۸ء میں نصیب ہوئی وہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران اپنے .*ت واحساسات کو بیان کرتے ہوئے اپنی کم مائیگی کا اظہار بھی کرتے ہیں۔+ یم کی بعض نعتیں اس وقت کی* یادگار ہیں۔ #. وہ عازمِ حج وز* یرت ہوئے وہاں+ یم اپنے حبیب دو عالم کے شہر کے انوار سے +د ہ و دِل منور کرتے ہیں۔ یہ* بندہ Ýش اُن کی شاعری میں جگمگا رہے ہیں۔ درج ذیل نعتیہ اشعار+ یم کے سفر حج کا تحفہ ہیں۔ شاعر نے نبی* پ کؐ کی مدح میں دِلی .*ت کا اظہار نہا$ سادہ، شیریں اور فخریہ+ از میں کِیا ہے۔

#. بھی مَیں ارضِ مدینہ پہ `
دِل ہی دِل میں بہت اِ*ی ہوں
تیرا پیکر ہے کہ اک ہالۂ نور
جالیوں سے تجھے دیکھ *ی ہوں
کتنی پیاری ہے .:ے شہر کی دُھوپ
خود کو اکسیر بنا *ی ہوں
آج ہوں مَیں تیرا دہلیز نشیں
آج مَیں عرش کا ہم *پہ ہوں[17]

+ یم کے تخیل نے وہ تمام لوازم ا- جگہ جمع کر دیے ہیں جو شہرِ نبی کی ز* یرت سے متعلق ہیں اس مقدس مقام میں داخل ہونے کے لیے+ یم نے ماحول کا ایسا نقشہ کھینچا ہے جس میں* پ کیزگی ہی* پ کیزگی ہے:

وہی ماحول کی *پ کیزہ لطافت دیکھی
مَیں نے تو شہرِ مدینہ ہی میں .A دیکھی[18]

+ یم شہرِ نبیؐ کی ز* یرت سے قلب و روح کو سیراب کرتے ہیں وہ خطہ* پ ک جہاں نبی آ . الزماں نے اپنی حیاتِ طیبہ کے دس ., س بسر کیے+ یم بھی دز* .رِ اقدس میں حاضری سے اپنے قلب و ذہن کو منور کرتے ہیں۔ وہ درِ مصطفیٰ سے وابستگی کو حاصلِ +ز گی سمجھتے ہیں۔+ یم کے نعتیہ اشعار میں شعری اور ادبی لطافتوں کے ساتھ خلوص اور تمناؤں کا اظہار بھی ہے اپنے مقام کی کمزوری اور شانِ رسا -ؐ کی رفعت کا احساس بھی ہے اور یہ تمام کیفیتیں اُن کے کلام میں جوش، تڑپ، لگن اور خلوص کی آمیزش سے نہا$ + یع

مضامین پیدا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کا کلام محبانِ رسولؐ کے لیے جاذبِ توجُّہ ہے ‡ ایم حضورؐ کے دامن سے داE وابستگی کے تمنائی ہیں ان کے جسم کا رُواں رُواں عشقِ محمدؐ سے سرشار اور د‡ ارِ روضہ اقدس کے لیے مضطرب ہے‡ ایم ہمسائیگی گنبدِ خضرا کے تمنائی ہیں۔حافظ لدھیانوی اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

''رسول اللہ کی محبت ان کے اشعار میں نئے ‡ از سے جلوہ گر ہونے لگی۔قربِ رسولؐ کی ضیا پاشیوں نے ان کے افکار کو نئی زگی، نئی روشنی بخشی، ان کے نعتیہ فن کو نکھارا اور ان کے کلام میں مشاہدہ کا حسن جلوہ گر ہونے لگا۔[۱۹]

‡ ایم کی Æ میں عقیدت وعشق کا وفور بھی موجود ہے وہ حضورؐ کی بشری اور نوری جہات کا وقوف ر p ہیں۔ وہ نبی پاکؐ کی ذاتِ اقدس کے حوالوں سے اس د* کی ریکیوں کو نورِ اسلام کے اُجالوں سے روشن کرنے کے خواہش مند ہیں۔ Æ اُن کے ایمان کا حصہ اور عقیدے کی مظہر ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
مَیں تو کہتا ہوں ، جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

....

مَیں تجھے عالمِ اشیا میں بھی پا 8 ہوں
لوگ کہتے ہیں کہ ہے عالم بالا تیرا[۲۰]

حضرت عائشہؓ کی بیان کردہ روا$ ''á ''کے مضمون کو نہا$ خوب صورت ‡ از سے بیان کرتے ہیں:

تیرا کردار ہے احکامِ : ا کی G
چلتا پھرتا ، Ã ‡ ہوا قرآن تُو ہے[۲۱]

چوں کہ ‡ ایم نے Æ اپنے داخل کے تقاضے پر لکھی اس لیے ز‡ ن ان کے راستے میں کبھی مخل نہیں ہوئی۔اُنھوں نے اپنی Æ میں حسنِ ز‡ ن و بیاں کے تمام قرینے آزمائے تشبیہ و استعارہ سے کام لیا۔ اُن کی تشبیہات متحرک اور کیف آور ہیں ان میں ‡ ت زگی کی ایک شان موجود ہے۔مثلاً

مجھ کو تو اپنی جاں سے پیارا ہے اُن کا *م
شب ہے اگر حیات ، ستارا ہے اُن کا *م[۲۲]

‡ ایم کے نعتیہ اشعار میں عربی، فارسی اور ہندی تراکیب کا فن کارانہ استعمال شعر کے حسن و دل کشی میں اضافے کا موجب C ہے ان کے نعتیہ کلام میں مستعمل تراکیب میں سے چند نمونے کے طور پر پیش کی جاتی ہیں مثلاً نقشِ کفِ پا، معجزۂ حسن صوت، زمزمہ صدا، مطلعِ انوار، تجسیمِ حق، حق نواز، علاجِ گر دشِ لیل و نہار، بے وقعت و بے مایہ، لحنِ : ا، شاہ شرق وغرب، ‡ نِ جویں وغیرہ ‡ ایم ایک خاص سلیقہ سے ان تراکیب کو استعمال کرتے ہیں۔مثلاً:

اے مرے شاہِ شرق و غرب ‡ نِ جویں غذا تری
اے مرے بوریا نشیں ! سارا جہاں گدا ترا

....

دل میں اُترتے حرف سے ، مجھ کو 5 پتا تیرا
معجزہ حسنِ صوت کا ، زمزمۂ صدا ,ترا[۲۳]

+'یم کے نعتیہ کلام کی ممتاز خصوصیت بیان کی سادگی، عام فہم + از اور رسا ت مآبؐ سے خلوص ہے۔اس لیے ان کے نعتیہ اشعار پُر معنی، پُرسوز اور پُر* ثیر ہیں۔سادہ الفاظ اور خوش آہنگ ,ترا کیب سے+'یم کلام کو پُر* ثیر بناتے ہیں۔

میرا معیار غزل خوانی ہے
حرفِ سادہ میں بلاۡ(اُن کی
وقت اور فاصلہ ,,حق لیکن
میرا فن کر* ہے بیعت اُن کی[۲۴]

+'یم کے عقیدے کی پختگی عملی ز+ گی میں تعلیماتِ رسا ت کے اِ ثÓذ اور وسیع شعری تجربے کی+ و ت ہے اُن کے قلم سے ایسے اشعار نکلے جنھیں اردو Æ کی روا$ میں دلکشی کا مو.# قرار ڈ* یے جاسکتا ہے۔نہا$ فخریہ+ از میں کہتے ہیں:

یہ لطف غا"ِ و اقبالؔ -- نہیں محدود
+'یم کو بھی صداقت نگار تُو نے کِیا[۲۵]

نبی آ ۡ الزماں کا+ۡ کرۂ حیات+'یم کی ز+ گی کا وظیفہ خاص رہا۔اس وظیفہ خاص کی نمود شعری پیکر کی صورت میں ڈھال کر ’’جمال‘‘ کی صورت اختیار کرHِ اور صاحبانِ ذوق سے ۡ اجِ تحسین بھی وصول کر چکا ہے۔اس نعتیہ مجموعہ کا مطالعہ د+ ہ و دِل کو طما M بخشتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ رسمی و اکتسابی شاعری نہیں بل کہ ا یِ سچے، کھرے اور درد بھرا دِل ر p والے Kا ن دو ت شاعر کی روح کی آواز ہے۔اس کا مطالعہ ہر صاحبِ ذوق کے لیے سرشاری کا وسیلہC ہے یہ مجموعہ نبی* پ کؐ سے شاعر کی محبت اور صادق ,ۡ بوں کا ا یِ * پ کیزہ اظہار ہے۔پیشÃ مجموعہ میں شامل نعتیں موضوع اور اسلوب کے لحاظ سے Æ گوئی کی صنف کو اعتماد بخشتی ہیں وہیں اردو Æ گوئی کی* ریخ میں عمدہ اضافہ بھی ہے+'یم کی نعتیہ کاوشوں کی ستایش عزیۡ احسن اس طرح کرتے ہیں:

’’احمد+ یم قاسمی نے غزل کے اسلوب میں سرکارِ رسا ت مآبؐ کا ایسا سر* پ لکھا ہے جو آپؐ کی سیرت کے نور سے مستنیر ہے۔’’جمال‘‘ کی شاعری میں عقیدت کا مقدس ,ۡ بہ فن اس طرح ڈھلHِ ہے کہ عقیدت اور شعر کی تخلیقی دانش میں ا یِ حسین توافق (Harmony) پیدا ہوHِ ہے‘‘۔[۲۶]

اردو Æ نگاری نے اگر چہ موضوعاتی، ہیئتی اور فنی اعتبار سے ا یِ طویل سفر طے کِیا ہے۔ابتدا سے* حال Æ نگاری کئی $ نئے تجر*بات سے گذری۔ان تجر*بات میں احمد+ یم قاسمی کا بھی خاطر خواہ حصہ ہے+'یم کی Æ کے تجر*یتی مطالعہ سے درج ذیل امور منظر عام,پ آتے ہیں:۔

۱:۔ +'یم نے قدیم Æ گو شعرا کے ما#صرف سر* پ نگاری سے کام نہیں لیا بل کہ د V کمالات، معجزات اور د V معا5تِ حیات کو بھی منظر عام,پ لائے ہیں۔

۲:۔ ان نعتوں میں حضورؐ کی ذاتِ* ,, کات کے حوالے سے Kا نی مسائل کا حل تلاش کرنے* ,طل کے سامنے ڈٹ

جانے اور شر کی قوتوں کا مقابلہ کرنے کا اظہار بھی موجود ہے۔

۳:۔ +'یم کی نعتیہ شاعری کا محور سیرتِ محمدؐ، عشق رسولؐ اور اسوۂ رسولؐ کی پیروی ہے۔

۴:۔ +'یم نے عشق رسولؐ میں ڈوب کر نعتیں کہی ہیں۔ اس طرح ان کی نعتیں : ا آ گہی، اور خود آ گہی کا مظہر بن گئی ہیں۔

۵:۔ +'یم کے کلام کی uٔا یں خوبی :ٰ بہ و خیال کی یکجائی ہے۔

۶:۔ +'یم نے منفرد اور اِ ٔ انگیز+ ازِ بیاں سے Æ کے مضامین میں نئی معنو$ٔ اور لُطف پیدا کر ٔ ہے۔

+ یم کی نعتوں میں متذکرہٴ بالا خوبیوں کے علاوہ دو خصوصیات بطورِ خاص متوجّہ کرتی ہیں ا ی۔ اظہار کا خاص سلیقہ اور قرینہ اور دوسرا Æ کے محدود مضامین میں* زگی اور* ثیر۔

صدی صدی کی تواریخ آدمیت میں
," ی مثال نہیں ہے ، ,"ا جواب نہیں[۲۷]

....

+ یم ,پ ," ے احسان ہیں اس قدر جن کا
کوئی شمار نہیں ہے ، کوئی حساب نہیں

+'یم اپنے مخصوص لہجے اور منفرد+ از کی+ و - دV معاصرین شعرا میں الگ پہچان ر p ہیں۔" قی پسند تحر ی۔ کے سرَا م رُکن ہونے کے* وجود ان کے تصورات دینی رجٗا ت کے حامل رہے۔" قی پسند شعرا میں صنفِ Æ کے حوالے سے احمد+ یم قاسمی منفرد پہچان ر p ہیں۔+'یم کے مثبت+ ازِ فکر اور پختگی فن کو معاصرین نے بہت سراہا ہے۔ الطاف حسین قریشی اپنے مضمون ''ا ی۔ عہد ساز شخصیت کے ان مٹ Ýش'' میں رقمطراز ہیں:

''اُن کے ہاں اپنے دِین اور اپنی اخلاقی وتہذR قدروں سے گہرا لگاو بہت uٔا یں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قاسمی صا # کے قلم سے ایسی ایسی خوب صورت اور روح ,پ ور نعتیں تخلیق ہوئی ہیں جو قلوب و اذہان کو ا ی۔ نئے+ از کی* زگی اور سرمستی » کرتی ہیں''۔[۲۸]

بلا شبہ غزل+'یم کی شاہراہِ حیات میں سنگِ میل کی حیثیت رb ہے لیکن Æ اُن کی منزلِ مقصود ہے۔ غزل کی طرف ان کی رغبت ان کی شاعری کی ضرورت تھی لیکن Æ کی جا$ لگاو اُن کی روح کی آواز ہے۔ یہ آواز . # دِل میں اُبھرتی+'یم دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے، سرِ عقیدت خم کر دیتے پھر نبی آ ٰ الزماںؐ سے محبت اپنی و. انی کیفیات کو منا ٰ الفاظ میں بیان کر دیتے۔+ یم کی بیٹی ڈاکٹر* ہید+ یم کا کہنا ہے:

. # سرکارِ اقدس کی* ید* تی تو* جی نعتیہ اشعار سے اپنے بے قرار دِل کو تسکین دیتے۔[۲۹]

+'یم نے جہاں حضور* کؐ سے بے پناہ عقیدت کا اظہار کیا ہے وہیں سیرتِ مصطفیٰ کو دِلوں میں بسانے اور اتباعِ رسولؐ کی دعوت بھی دی ہے جس ,پ عمل پیرا ہو کر د* و آ ٰ ت کے لیے وسیلہ ٰ ت اور ذاتِ کبر*ئی سے قر$ کا بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں۔ عا ٰ ی کے ساتھ دُعا گو ہیں کہتے ہیں:

قطرہ مانگے جو کوئی ، تو اُسے دریا دے دے
مجھ کو کچھ اور نہ دے ، اپنی تمنا دے دے
میں اس اعزاز کے لائق تو نہیں ہوں لیکن
مجھ کو ہمسائیگی گنبدِ خضرا دے دے[۳۰]

یٰسین قمر لکھتے ہیں:

قاسمی صا # کی نعتوں میں ا+ پ ,یی کا ای- جہاں * د ہے۔اُن کی نعتوں کا حرف حرف کانوں میں رس گھولتا ہوا فکر و Ã کو مشکبو کر* ہوا * رِقلب و جاں کو منور کر* ` جا* ہے۔[۳۱]

احمد+ یم قاسمی نے اپنے نعتیہ اشعار میں تخلیقی جوہر اور فن کارانہ صلاحیتوں کو ,ڑی خوبی سے ,* ہے ۔ ان کی خلاّقانہ ذہنیت اور فن کارانہ تخیل کے* ,وجود+ یم کا عقیدت مند دل نہای$ عا ,ی سے خاصہء خاصانِ رسُل کی مد # سرائی میں مصروف رہا۔انھوں نے نبی آ ' الزماں کی مدح سرائی خلوص و محوی$ اور ,' بہ ایمانی کے ساتھ کی ہے+ یم کی نعتیں اردو Æ گوئی کے سرمایے میں دلکش اضافہ ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری ،اردو غزل، نعت اور مثنوی، الوقار X Å لاہور،ص۲۶۰۔
۲۔ احمد+ یم قاسمی، جمال، بیاض لاہور، اگست۲۰۰۰ع،ص۸۵۔
۳۔ احمد+ یم قاسمی، جمال، بیاض لاہور، اگست۲۰۰۰ع،ص۵۸۔
۴۔ احمد+ یم قاسمی، جمال، بیاض لاہور، اگست۲۰۰۰ع،ص۱۰۲۔
۵۔ احمد+ یم قاسمی، جمال، بیاض لاہور، اگست۲۰۰۰ع،ص۲۵۔
۶۔ حافظ لدھیانوی''احمد+ یم قاسمی فن وشخصیت'' مشمولہ،مٹی کا سمندر، از ضیا سا, ، مکتبہ القریش لاہور، ۱۹۹۱ع،ص۶۵۳۔
۷۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۶۸۔
۸۔ خاور Ý ی''احمد+ یم قاسمی کی Æ'' مشمولہ سہ ماہی ادبیات، اسلام * د، جلد۱۷، شمارہ۵۰۱، ۹۱۱ع،ص۱۷۶۔
۹۔ حافظ لدھیانوی''احمد+ یم قاسمی فن وشخصیت'' مشمولہ مٹی کا سمندر،از ضیا سا, ، مکتبہ القریش لاہور، ۱۹۹۱ع،ص۶۵۴۔
۱۰۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۹۰۔
۱۱۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۸۹۔
۱۲۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۴۲۔
۱۳۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۳۷۔
۱۴۔ حافظ لدھیانوی''احمد+ یم قاسمی فن وشخصیت'' مشمولہ مٹی کا سمندر،از ضیا سا, ، مکتبہ القریش لاہور، ۱۹۹۱ع،ص۶۵۴۔
۱۵۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۳۷۔
۱۶۔ ڈاکٹر ŋ احمد''احمد+ یم قاسمی کی Æ نگاری'' مشمولہ نعت رنگ،شمارہ۰۹، ۲۰۰۳ع،ص۳۱۴۔
۱۷۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۹۷۔

۱۸۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۱۱۰۔

۱۹۔ حافظ لدھیانوی ''احمد+ یم قاسمی فن وشخصیت'' مشمولہ مٹی کا سمندر،از ضیا سا. ، مکتبہ القریش لاہور۔

۲۰۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۴۱۔

۲۱۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۵۲۔

۲۲۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۷۰۔

۲۳۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۲۴۔

۲۴۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۳۷۔

۲۵۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۶۴۔

۲۶۔ عز: احسن'' Æ کی تخلیقی سچائیاں'' مشمولہ اقلیم نعت،کراچی،۲۰۰۳ع۔

۲۷۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۷۷۔

۲۸۔ الطاف حسن قریشی ''ا- عہد ساز شخصیت کے ان مٹ Ÿش'' مشمولہ افکار،کراچی، جلد۳۰،شمارہ۵۸،۵۹، جنوری فروری۱۹۷۵ع۔

۲۹۔ ڈاکٹر*: ہید+ یم احمد ندیم قاسمی شخصیت و فن'،اکادمی ادبیات اسلام آ. د،۲۰۰۹ع،ص۲۵۷

۳۰۔ احمد+ یم قاسمی، جمال،ص۵۹۔

۳۱۔ یٰسین قمر ''درمحمدؐ کا. # آئے تو صدا دیتا ہے'' مشمولہ ماہنامہ بیاض،لاہور،نومبر۲۰۰۶ع،ص۱۵۳۔